## آبشار کہاں دیکھنے جائیں اور کیا کیا احتیاط ضروری ہے

(محکمۂ زراعت و آبپاشی)

ہر سال مون سون کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں آبشاریں اپنے عروج پر ہوتی ہیں اور ہزاروں سیاح ان کے دیدار کے لیے دور دراز سے سفر کرتے ہیں۔ محکمۂ زراعت و آبپاشی کے شعبۂ آبی وسائل نے اس برس 124 ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں آبشاریں نمایاں ہیں، تاہم ان میں سے 9 کو ’’انتہائی خطرناک‘‘ قرار دیا گیا ہے۔ ان مقامات پر سیاحوں کے داخلے پر عارضی پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔

ڈائریکٹر جنرل محکمہ زراعت و آبپاشی ڈاکٹر نسیم اختر وڑائچ نے بتایا کہ گزشتہ برس ان مقامات پر 4 لاکھ 80 ہزار سے زائد سیاح آئے تھے، جن میں سے بیشتر نے حفاظتی انتظامات کو نظرانداز کیا۔ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کوئی خاندان ہنسی خوشی آئے اور کسی حادثے کا شکار ہو جائے، اسی لیے ہم نے ہر آبشار کے لیے ایک مخصوص ہدایت نامہ جاری کیا ہے۔‘‘

ہدایت نامے کے مطابق آبشار کے بالکل نیچے نہانے، پتھروں پر چڑھنے اور بارش کے دوران کنارے پر کھڑے ہونے سے سختی سے گریز کیا جائے۔ ہر آبشار پر ایک ’’سیفٹی آفیسر‘‘ تعینات کیا جائے گا جو سیاحوں کی رہنمائی کرے گا۔ اس کے علاوہ ہر مقام پر ابتدائی طبی امداد کے مراکز اور ایمبولینس کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔

محکمہ سیاحت کے ڈپٹی ڈائریکٹر (آپریشنز) عمران حیدر کھوسو نے کہا کہ ’’ہم آبشاروں کو بند نہیں کر رہے بلکہ انہیں محفوظ بنا رہے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگ قدرت کے حسن سے لطف اندوز ہوں اور واپس اپنے گھروں کو صحیح سلامت لوٹیں۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ہدایت نامے کی خلاف ورزی کرنے والے سیاحوں پر 5 ہزار سے 25 ہزار روپے تک جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

ماہرینِ ماحولیات نے خبردار کیا ہے کہ بعض آبشاروں کے قریب پلاسٹک کے تھیلے اور کھانے پینے کی اشیا کے ریپر بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں، جو پانی کے قدرتی بہاؤ کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مقام پر کچرا دان رکھنے اور ’’کچرا واپس لے جائیں‘‘ مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نسیم اختر وڑائچ کے مطابق ہر سیاح سے 200 روپے ماحولیاتی فیس لی جائے گی، جو براہِ راست آبشار کے تحفظ پر خرچ ہوگی۔

## ’’ہمارا کام صرف ٹکٹ کاٹنا نہیں، لوگوں کی جان بچانا ہے‘‘

(نمائندہ خصوصی)

ہیڈ آفس: ۱۴ مال روڈ، لاہور ۔ فون: ۰۴۲-۳۶۳۰۱۱۲۷ ۔ ای میل: info@sabzpur.pk

ہیڈ آفس: ۱۴ مال روڈ، لاہور ۔ فون: ۰۴۲-۳۶۳۰۱۱۲۷ ۔ ای میل: info@sabzpur.pk

## ’’ہمارا کام صرف ٹکٹ کاٹنا نہیں، لوگوں کی جان بچانا ہے‘‘

(نمائندہ خصوصی)

ہر سال مون سون کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں آبشاریں اپنے عروج پر ہوتی ہیں اور ہزاروں سیاح ان کے دیدار کے لیے دور دراز سے سفر کرتے ہیں۔ محکمۂ زراعت و آبپاشی کے شعبۂ آبی وسائل نے اس برس 124 ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں آبشاریں نمایاں ہیں، تاہم ان میں سے 9 کو ’’انتہائی خطرناک‘‘ قرار دیا گیا ہے۔ ان مقامات پر سیاحوں کے داخلے پر عارضی پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔

ڈائریکٹر جنرل محکمہ زراعت و آبپاشی ڈاکٹر نسیم اختر وڑائچ نے بتایا کہ گزشتہ برس ان مقامات پر 4 لاکھ 80 ہزار سے زائد سیاح آئے تھے، جن میں سے بیشتر نے حفاظتی انتظامات کو نظرانداز کیا۔ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کوئی خاندان ہنسی خوشی آئے اور کسی حادثے کا شکار ہو جائے، اسی لیے ہم نے ہر آبشار کے لیے ایک مخصوص ہدایت نامہ جاری کیا ہے۔‘‘

ہدایت نامے کے مطابق آبشار کے بالکل نیچے نہانے، پتھروں پر چڑھنے اور بارش کے دوران کنارے پر کھڑے ہونے سے سختی سے گریز کیا جائے۔ ہر آبشار پر ایک ’’سیفٹی آفیسر‘‘ تعینات کیا جائے گا جو سیاحوں کی رہنمائی کرے گا۔ اس کے علاوہ ہر مقام پر ابتدائی طبی امداد کے مراکز اور ایمبولینس کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔

محکمہ سیاحت کے ڈپٹی ڈائریکٹر (آپریشنز) عمران حیدر کھوسو نے کہا کہ ’’ہم آبشاروں کو بند نہیں کر رہے بلکہ انہیں محفوظ بنا رہے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگ قدرت کے حسن سے لطف اندوز ہوں اور واپس اپنے گھروں کو صحیح سلامت لوٹیں۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ہدایت نامے کی خلاف ورزی کرنے والے سیاحوں پر 5 ہزار سے 25 ہزار روپے تک جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

ماہرینِ ماحولیات نے خبردار کیا ہے کہ بعض آبشاروں کے قریب پلاسٹک کے تھیلے اور کھانے پینے کی اشیا کے ریپر بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں، جو پانی کے قدرتی بہاؤ کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مقام پر کچرا دان رکھنے اور ’’کچرا واپس لے جائیں‘‘ مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نسیم اختر وڑائچ کے مطابق ہر سیاح سے 200 روپے ماحولیاتی فیس لی جائے گی، جو براہِ راست آبشار کے تحفظ پر خرچ ہوگی۔